اختلافات مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) قول مرزا: اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۴۸٬۶۴۷، خزائن ص ۵۰۳ ج ۳)

تردید: اس تمام آیت کے اول آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا۔ (نصرۃ الحق ص ۴۰ خزائن ص ۵۱ ج ۲۱)

(۲) قول مرزا: اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے۔ جو خاص ماضی کے واسطے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ استقبال کا۔

(ازالہ اوہام ص ۶۰۲ خزائن ج ۳ ص ۴۲۵)

تردید: جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو پڑھی ہو گی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ اس امر کا یقین الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظریں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ونفخ فی الصور فاذاهم من الاجداث الی ربهم ینسلون“ اور جیسا کہ فرمایا ہے ”واذ قال الله یا عیسی بن مریم أنت قلت للناس اتخذونی وامی الهین من دون الله“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۶، خزائن ۱۵۹ ج ۲۱)

(۳) قول مرزا: دوسرے یہ کہ آیت میں صریح طور پر بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ عیسائیوں کے بگڑنے کی بابت لاعلمی ظاہر کریں گے۔ اور کہیں گے کہ مجھے تو اس وقت تک ان کے حالات کی نسبت علم تھا جبکہ میں ان میں تھا اور پھر جب مجھے وفات دی گئی تب سے میں ان کے حالات سے محض بے خبر ہوں مجھے خبر نہیں کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔ (نصرۃ الحق ص ۴۰ خزائن ص ۵۱٬ ۵۲ ج ۲۱)

تردید: اور میرے پر کشفاً ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی ہے حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی۔ تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اس نے جوش میں آکر اور اپنی امت کو مفسدہ پرداز پا کر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا۔ جو اس کا ہم طبع ہو کر گویا وہی ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۴٬ خزائن ص ۲۵۴ ج ۵)

(۴) قول مرزا: بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔ (نزول المسیح ص ۵۷٬ خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۸)

تردید: اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جن کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹٬ خزائن ص ۲۱۸ ج ۲۳)

(۵) قول مرزا: اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا٬ بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۷ حاشیہ خزائن ص ۲۵۶ ج ۳)

تردید: اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی اور کہیں خدا تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہو گئیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸، خزائن ص ۶۸ ج ۵)

(۶) قول مرزا: خدا تعالیٰ اپنی ہر ایک صفت میں واحدہ لاشریک ہے اپنی صفات الوہیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا، قرآن کریم کی آیات بینات میں اس قدر اس مضمون کی تائید پائی جاتی ہے جو کسی پر مخفی نہیں..........اور صاف فرماتا ہے کہ کوئی شخص موت اور حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہو سکتا ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۳۱۳، ۳۱۴ حاشیہ، خزائن ص ۲۵۹، ۲۶۰ ج ۳)

تردید: "انما امرك ازا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون" تو (مرزا) جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ص ۱۰۸ ج ۲۲، براہین حصہ ۵ ص ۹۵، خزائن ص ۱۲۴ ج ۲۱)

"واعطيت صفة الافناء والاحياء من الرب الفعال" اور مجھ (مرزا قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۲۳، خزائن ص ۵۵، ۵۶ ج ۱۶)

(۷) قول مرزا: ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہو گا۔

(حمامتہ البشریٰ مترجم ص ۷۷، خزائن ص ۱۹۷ ج ۷)

تردید: فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا۔ تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی اور اس طرح مجھ کو دو بیماریاں

ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔" (اخبار بدر قادیاں۔ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵) صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ مسیح جب آسمان سے اتریں گے۔ (ازالہ ص ۸۱ خزائن ص ۱۴۲ ج ۳)

(۸) قول مرزا: یہ ظاہر کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آگئے ہیں۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۲۳ خزائن ص ۴۳۶ ج ۳)

تردید: اور جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا۔ وہ بیدار ہمت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔ کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت ﷺ اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۹۲ خزائن ص ۳۶۴ ج ۲۱)

(۹) قول مرزا: وہ (خدا) وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔ (ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۵۸۶ خزائن ص ۴۱۶ ج ۳)

تردید: سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

(۱۰) قول مرزا: مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۳۸ خزائن ص ۹۸ ج ۲)

اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت ﷺ کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور ۴۱ ھ میں ایک سو ستاون (۱۵۷) برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۹ خزائن ص ۱۶۳ ج ۲۱)

تردید: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص زمین کی مخلوقات سے ہو۔ وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے گا اور ارض کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ زمین کی مخلوقات اور ما علی الارض میں ہیں داخل ہیں.......... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ (ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۶۲۵ خزائن ص ۴۴۳ ج ۳)

(۱۱) قول مرزا: ماسوا اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقہ یہودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔

(براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۲۲۸ خزائن ص ۴۰۴ ج ۲۱)

تردید: یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں چونکہ حضرت مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ (ست بچن حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۴، خزائن ص ۳۰۶ ج ۱۰)

نوٹ: لغت کی کتابوں مثلاً لسان العرب، قاموس، تاج العروس، منتھی الارب مفردات امام راغب مجمع البحار میں لفظ آسف کے معنی یہ نہیں لکھے ہیں کہ قوم کو تلاش کرنے والا بلکہ اس کے معنی افسوس اندوہ غم و غصہ کے لکھے ہیں۔

(۱۲) قول مرزا: یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے

بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئی ٹل جائے۔ (کشتی نوح ص ۵ خزائن ص ۵ ج ۱۹)

تردید: ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔ (اعجاز احمدی ص ۱۴ خزائن ص ۱۲۱ ج ۱۹)

(۱۳) قول مرزا: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔" (توضیح مرام ص ۹ خزائن ص ۵۹ ج ۳)

تردید: میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سردار انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے۔ (نزول المسیح ص ۴۸ خزائن ص ۴۲۷ ج ۱۸)

(۱۴) قول مرزا: پھر حضرت ابن مریم' دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۲۰' ۲۲۱ خزائن ص ۲۰۹ ج ۳)

تردید: پھر آخر (دجال) باب لد پر قتل کیا جائے گا لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔ (ازالہ اوہام ص ۷۳۰ خزائن ص ۴۹۲ ج ۳)

(۱۵) قول مرزا: آخری زمانہ میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔
(ازالہ اوہام ص ۷۲۳ خزائن ص ۴۲۰ ج ۳)

تردید: دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلموں کا گروہ ہے جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہہ وبالا کر دیا ہے۔
(ازالہ اوہام ص ۲۲۷ خزائن ص ۱۸۸ ج ۳)

(۱۶) قول مرزا: "له خسف القمرالمنير وان لی خسف القمرن المشرقان اتنكر" اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔اب کیا تو انکار کرے گا۔
(اعجاز احمدی ص ۷۱ خزائن ص ۱۸۳ ج ۱۹)

نوٹ: قرآن مجید اور کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا ہے کہ حضور ﷺ کے لئے چاند کے گرہن کا نشان ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ سورۃ القمر کی آیت: "اقتربت الساعة وانشق القمر" اور (صحیح بخاری ج دوم ص ۷۲۲،۷۲۱، صحیح مسلم، سنن ترمذی، مسند احمد کی) صحیح روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

تردید: قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔
(چشمہ معرفت ص ۴۱ خزائن ص ۱۱۴ ج ۲۳)

(۱۷) قول مرزا: اور یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں۔ان کا بیان قابل اعتبار نہیں، ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔
(چشمہ معرفت ص ۷۵ حاشیہ خزائن ص ۸۳ ج ۲۳)

تردید: سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ردی کی

طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے۔ جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف و مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔ چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے پس جبکہ بائبل محرف و مبدل ہو چکی تھی.........الخ

(چشمہ معرفت ص ۲۵۵ خزائن ص ۲۶۶ ج ۲۳)

(۱۸) قول مرزا: بڑے ہی تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ جب یہ لوگ مانتے ہیں کہ یہ امت خیر الامم ہے تو کیا ایسی ہی امت خیر الامم ہوا کرتی ہے جس میں کسی کو مخاطبات اور مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل نہ ہو حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے لیکن اس امت میں ایک بھی ان کا مثیل نہ ہوا تو پھر یہ امت کیونکر خیر الامم ہوئی۔ (الحکم مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵)

تردید: اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے۔ مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ (حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ خزائن ص ۱۰۰ ج ۲۲)

(۱۹) قول مرزا: پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنی اتم اور اکمل درجہ پر پائے گئے......... پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت' نبوت محمدیہ سے الگ نہیں۔ (الوصیت ص ۱۱ خزائن ص ۳۱۲ ج ۲۰)

تردید: پس اسی وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور

دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱ خلاصہ، خزائن ۴۰۶ ج ۲۲)

(۲۰) قول مرزا: اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا۔ اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگوار شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنی صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر آگے رکھ دیا۔ اور حصر کے طور پر دعویٰ کر کے بتلا دیا کہ فلاں فلاں امر کا اس وقت ظہور ہوگا لیکن امام محمد مہدی کا نام تک بھی تو نہیں لیا۔ پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کی رو سے ان حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھا۔ جو مسیح کے آنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم غیر منفک ٹھہرا رہی ہیں۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۱۸ خزائن ص ۳۷۸ ج ۳)

تردید: اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجے بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی۔ اب سوچو یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ (شہادت القرآن ص ۴۰، خزائن ۳۳۷ ج ۶)

(۲۱) قول مرزا: اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ خزائن ص ۲۹۳ ج ۱۱)

تردید: یہ قرآن شریف کا مسیح اور اس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑہا

انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کر دی اور ان کو تعلیم دی کہ تم یہی کہو کہ بے باپ پیدا ہوا۔ (ریویو ج ۱ نمبر ۴ ص ۱۵۹)

(۲۲) قول مرزا: عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ (یعنی یسوع) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ 'خزائن ص ۲۹۰ ج ۱۱)

تردید: اور سچ صرف اسی قدر ہے کہ یسوع نے بھی بعض معجزات دکھلائے جیسا کہ نبی دکھلاتے تھے۔ (ریویو ج ۱ نمبر ۶ ص ۲۴۲)

(۲۳) قول مرزا: انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلا دیا اور کسی نے مردے کو زندہ کر کے دکھلا دیا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔

(براہین احمدیہ ص ۴۳۳ 'خزائن ص ۵۱۹ '۵۱۸ ج ۱)

تردید: یہ سچ ہے کہ قرآن کریم کی سولہ آیتوں سے کھلے کھلے طور پر یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے پھر ہرگز دنیا میں نہیں آتا اور ایسا ہی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۹۴۲ حاشیہ 'خزائن ص ۶۱۹ '۶۲۰ ج ۳)

(۲۴) قول مرزا: آنحضرت ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ جو مہدی آنے والا ہے اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اس کی ماں کا نام میری ماں کا نام ہو گا اور میرے خلق پر ہو گا۔ اس سے آنحضرت ﷺ کا یہی مطلب تھا کہ وہ میرا مظہر ہو گا۔ (الحکم ج ۵ نمبر ۷ '۱۹۰۱ء ص ۷ 'ملفوظات ص ۳۱۵ ج ۲)

تردید: پھر مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں

اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔ (حقیقت الوحی ص ۲۰۸ حاشیہ 'خزائن ص ۲۱۷ ج ۲۲)

(۲۵) قول مرزا: اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۴۰۳ 'خزائن ص ۳۰۸ ج ۳)

تردید: ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۸۵ 'خزائن ص ۱۸۹ ج ۳)

(۲۶) قول مرزا: اگر خدا تعالیٰ کو ابتلاء خلق اللہ کا منظور نہ ہوتا اور ہر طرح سے کھلے کھلے طور پر پیشگوئی کا بیان کرنا' ارادہ الٰہی ہوتا' تو پھر اس طرح پر بیان کرنا چاہئے تھا کہ اے موسیٰ میں تیرے بعد بائیسویں صدی میں ملک عرب میں نبی اسماعیل میں سے ایک نبی پیدا کروں گا۔ جس کا نام محمد ﷺ ہوگا۔"

(ازالہ اوہام ص ۸ ۷ ۲ 'خزائن ص ۲۴۱ ج ۳)

"وہ نبی جو ہمارے نبی سے ﷺ چھ سو سال پہلے گزرا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں۔" (راز حقیقت ص ۱۵ حاشیہ خزائن ص ۱۶۷ ج ۱۴)

نوٹ: بقول مرزا قادیانی کے آنخضرت ﷺ' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بائیسویں صدی میں ہوئے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنخضرت ﷺ سے چھ سو برس پہلے ہوئے ہیں۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سولھویں صدی میں ہوئے ہیں۔

تردید: مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔

(کشتی نوح ص ۱۳ 'خزائن ص ۱۴ ج ۱۹)

(۲۷) قول مرزا: یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا

محتاج نہ ہو۔ اور وہ سب مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۴۲۵ خزائن ص ۳۲۶ ج ۳)

تردید : یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔ (نور الحق ص ۵۰ خزائن ص ۶۹ ج ۸)

(۲۸) قول مرزا : اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۶۸ خزائن ص ۷۰ ج ۱۵)

تردید : اور ظاہر ہے کہ دنیاوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کی کوئی آل نہیں تھی۔ (تریاق القلوب ص ۹۹ خزائن ۳۶۳ ج ۱۵) اور کوئی اس کی بیوی نہ تھی۔

(ریویو ج ۱ نمبر ۳ ص ۱۲۴)

”وبودن عیسیٰ بے پدر بے فرزند آں دلیلے بریں واقعہ بود بدلالت قطعیہ و اشارت بود سوئے قطع ایں سلسلہ“

(مواہب الرحمٰن ص ۶۷، خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۹)

(۲۹) قول مرزا : اور پھر قرآن کہتا ہے کہ مسیح کو جو کچھ بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد ﷺ کی ملی کیونکہ مسیح علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ کے وجود کی خبر دی گئی اور مسیح آنجناب پر ایمان لایا۔ (الحکم مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۱ء ص ۳ کالم ۲ ج ۵ نمبر ۲۴)

تردید : حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت ﷺ کے ان کو حاصل ہے۔ (اخبار قادیان مورخہ ۱۸ رمضان ۱۳۲۰ھ ص ۶۸)

(۳۰) قول مرزا: خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔

(کرامات الصادقین ص ۸ خزائن ص ۵۰ ج ۷)

تردید: وہ (خدا) اپنے خاص بندوں کیلئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۹۴' خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۳)

(۳۱) قول مرزا: حضرت مسیح نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کئے۔ وہ انجیل سے ظاہر ہیں تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رورو کے دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ کہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے باوجود یہ کہ اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔ (تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۳۲' مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۷۵ احاشیہ)

تردید: اور منجملہ ان شہادتوں کے جو حضرت مسیح کے صلیب سے محفوظ رہنے کے بارے میں ہمیں انجیل سے ملتی ہیں وہ شہادت ہے جو انجیل متی باب ۲۶ میں یعنی آیت ۳۶ تا ۴۶ تک مرقوم ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح گرفتار کئے جانے کا الہام پا کر تمام رات جناب الٰہی میں رورو کر اور سجدے کرتے ہوئے دعا کرتے رہے اور ضرور تھا کہ ایسی تضرع کی دعا جس کے لئے مسیح کو بہت لمبا وقت دیا گیا تھا قبول کی جاتی کیونکہ مقبول کا سوال جو بیقراری کے وقت کا سوال ہو ہرگز رد نہیں ہوتا .... لہذا خدا تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی تھا کہ اس دعا کو قبول کرتا۔ یقیناً سمجھو کہ وہ دعا جو گتسمینی نام مقام میں کی گئی تھی۔ ضرور قبول ہو گئی تھی۔

(مسیح ہندوستان میں ص ۲۹' ۲۸ خزائن ص ۳۱' ۳۰ ج ۱۵)

(۳۲) قول مرزا: بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی

کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ (کتاب البریہ ص ۱۴۹' ۱۴۹' خزائن ص ۱۸۰ ج ۱۳)

تردید : سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔

(ایام الصلح ص ۱۴۷' خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

(۳۳) قول مرزا : کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کیلئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ راہ نبوت کے دروازہ کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور آپکے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔

(حمامتہ البشریٰ ترجمہ ص ۶۶' ۶۹' خزائن ص ۲۰۰ ج ۷)

تردید : اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ (تجلیات الٰہیہ ص ۲۵ خزائن ۴۱۲ ج ۲۰)

(۳۴) قول مرزا : مسیح ایک بیکس کی طرح دنیا میں چند روزہ زندگی بسر کر کے چلا گیا اور یہودیوں نے اس کی ذلت کیلئے بہت سا غلو کیا۔

(ازالہ اوہام ص ۳۸۷' خزائن ص ۳۰۰ ج ۳)

تردید : اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ

نے فرمایا مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔

(مسیح ہندوستان میں ص ۵۳ خزائن ص ۵۵ ج ۱۵)

"مسیح کو خدا نے ایسی برکت دی ہے کہ جہاں جائے وہ مبارک ہو گا سو ان سکوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے خدا سے بڑی برکت پائی اور وہ فوت نہ ہوا جب تک اس کو ایک شاہانہ عزت نہ دی گئی۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۵۲، خزائن ۵۴ ج ۱۵)

(۳۵) قول مرزا: مرزا قادیانی کے مرید سید مولوی محمد سعید صاحب طرابلسی کے الفاظ مرزا قادیانی کی کتاب (اتمام الحجہ ص ۲۰، ۲۱ خزائن ص ۲۹۹ ج ۸) کے حاشیہ پر یوں ہیں: "اور حضرت عیسیٰ کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجوں سے بڑا ہے اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔"

تردید: خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین" یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفّٰی پانی کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ، خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۲)

(۳۶) قول مرزا: یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے۔

(نزول المسیح ص ۵ ۳ حاشیہ، خزائن ص ۱۳ ۴ ج ۱۸)

تردید: اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے پس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں کہ وہ دونوں طرف ان کے پیارے ہوتے ہیں بہر حال جاہلوں کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔

(چشمہ معرفت حصہ دوم ص ۱۸۱ خزائن ص ۳۹۰ ج ۲۳)